[illegible]

کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عطاری پبلشرز

[illegible]

2446818
0320-4333647
0300-8271883

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

مقدمہ

اما بعد !انسان بعض اوقات معمولی سی غلطی سے سنگین نقصان اٹھاتا ہے متنبہ کرنے پر بھی وہ اپنی غلطی کو غلط نہیں مانتا بلکہ حق کہنے والے کو نہ صرف غلط کہتا ہے بلکہ اسے کوستا ہے اور اس پر سخت ناراض ہوتا ہے۔ یہی حال گھڑے ہوکر پیشاب کرنے والے مسلمانوں کا ہے کہ وہ مسلمانی دعویٰ کے باوجود انگریز کی تقلید میں اس فعل کو تہذیب گردانتا ہے اور اس کی معمولی سی مجبوری بھی ہے کہ پینٹ اسے بیٹھنے نہیں دیتی اگر بیٹھتا ہے تو پینٹ پھٹتی ہے یا خود دُکھی ہوتا ہے۔

ادھر تہذیب نو کا عشق بھی ہے حالانکہ ایک مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے نبی پاک (ﷺ) کے حکم کے خلاف کرے جبکہ آپ (ﷺ) نے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے قطرات جسم پر پڑنے کے سبب قبر کے عذاب کا باعث بن سکتے ہیں۔ اسی لئے فقیر نے اس رسالہ مین وہ احادیث مبارکہ جمع کردی ہیں جن میں کھڑے ہوکر پیشاب سے منع کیا گیا ہے اور ساتھ ہی اس حدیث شریف کے متعدد وجوہ بھی عرض کردیئے جن میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کا ذکر ہے تاکہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے والا کسی ٹیڈی مجتہد کے غلط اجتہاد سے غلط راہ نہ چل سکے۔

اس رسالہ کی اشاعت الحاج محمد اسلم قادری عطاری کے سپرد کردی ہے مولیٰ عزوجل ناشرین اور فقیر کے لئے توشۂ راہِ آخرت اور مبتدین کے لئے مشعلِ راہ ہدایت نصیب فرمائے۔

(آمین) بجاہ حبیبہ سید المرسلین (ﷺ)

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بھاولپور پاکستان ۲۰ شعبان ۱۴۲۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد اللہ وکفیٰ والصلوۃ والسلام علیٰ من الصطفی
سیما محمد ن لمصطفیٰ وعلیٰ آلہ واصحابہ البررۃ
التقیٰ والنقیٰ ۔

ہمارے دور میں بعض مسلمان کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کے عادی ہیں حالانکہ مسلمان کو زیبا نہیں وہ شریعتِ مطہرہ کے خلاف کرے یہ طریقہ نصاریٰ کا ہے۔ اس میں غیروں کے طریقے سے عمل کرنے سے :

"من تشبہ بقوم فھو منھم"

(جس نے کسی قوم سے مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے)

کی وعید لازم آتی ہے اس کے علاوہ چند اور زبردست خرابیوں کا ارتکاب ہوتا ہے امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے فرمایا کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے میں چار خرابیاں ہیں۔

(1) بدن اور کپڑوں پر چھینٹیں پڑنا جسم ولباس بلاضرورت شرعیہ ناپاک کرنا اور یہ حرام ہے۔ بحر الرائق میں بدائع سے ہے:

اما تبخیس الطاھر فحرام اھ

یعنی پاک شے کو ناپاک کرنا حرام ہے۔ اس طرح متعدد کتب فقہ میں درج ہے۔

(فائدہ)

مسلمان کی شان یہ ہے کہ ناپاک کو پاک کر دکھلائے نہ یہ کہ پاک شے کو ناپاک کرے علاوہ ازیں اس میں حرام پر عمل کرنا لازم آتا ہے، مسلمان بھائی سوچ لے کہ حرام فعل کے ارتکاب پر کتنی سزا ہے۔

(2) ان چھینٹوں کے باعث عذابِ قبر کا استحقاق اپنے سر پر لینا۔ رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں:

تنزھوا من البول فاعامۃ عذاب القبر منہ۔

پیشاب سے بچو کہ اکثر عذاب قبر اُسی سے ہے۔

(رواہ الدار قطنی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند صالح)

(3) رسول اللہ (ﷺ) نے دو شخصوں پر عذاب قبر ہوتے دیکھا فرمایا:

کان احدھما لایستتر من بولہ وکان الاخر یمشی با النمیمۃ -

ان میں ایک تو اپنے پیشاب سے آڑ نہ کرتا تھا اور دوسرا چغلخوری کرتا تھا۔

(بخاری وغیرہ)

(فائدہ)

مسلمان سوچ لے کہ ایک غلط عمل سے قبر کا عذاب ملتا ہے۔

(3) راہ گذر ہو یا جہاں لوگ موجود ہوں تو باعث بے پردگی ہوگا، بیٹھنے میں رانوں زانوؤں کی آڑ ہو جاتی ہے اور کھڑے ہونے میں بالکل بے ستری اور یہ باعثِ لعنتِ الٰہی ہے حدیث میں ہے۔

لعن اللہ الناظر والنظور الیہ-

جو دیکھے اُس پر بھی لعنت اور جو دکھائے اُس پر بھی لعنت ہے۔

(فائدہ)

مسلمان غور فرمائے کہ خدا کی لعنت و پھٹکار ایک معمولی غلطی سے کیوں ہے۔

(4) یہ نصاریٰ سے تشبہ اور اُن کی سُنت مذمومہ میں ان کا اتباع ہے آج کل جن کو یہاں یہ شوق جاگا ہے اُس کی یہی علت ہے اور یہ موجبِ عذاب وعقوبت ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے:

لاتتبعو اخطوات الشیطن -

رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں: من تشبہ بقوم فہو منہم -

اس کی حرکت سے نہی اور اس کے بے ادبی و جفا و خلاف سنتِ مصطفےٰ (ﷺ) ہونے میں احادیث صحیحہ معتمدہ وارد ہیں۔

اتباع رسول (ﷺ)

مسلمان کو اپنے نبی (ﷺ) کی اتباع ضروری ہے نہ کہ نصاریٰ کی۔ رسول اللہ (ﷺ) کا عمل احادیثِ صحیحہ سے ملاحظہ ہو۔

"من حدثکم ان النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کان یبول قائما فلا تصدقو ہ ماکان یبول الا قاعدا "

جو تم سے کہے کہ حضور اقدس اطہر (ﷺ) کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے اُسے سچا نہ جاننا۔ حضور (ﷺ) پیشاب نہ فرماتے تھے مگر بیٹھ کر۔

امام ترمذی فرماتے ہیں:

حدیث عائشۃ احسن شئی فی ھذا الباب واضح -

جتنی حدیثیں اس مسئلہ میں آئیں سب سے پہلے یہ حدیث بہتر و صحیح تر ہے۔ یہی حدیث صحیح ابو عوانہ و مستدرک وحاکم میں ان لفظوں سے ہے۔

ما بال قائما منذانزل علیہ القرآن ☆

جب سے حضور اقدس (ﷺ) پر قرآن اُترا کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہ فرمایا۔

(سوال)

ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے برعکس حضرت حذیفہ رضی اللہ کی روایت میں ہے کہ حضور (ﷺ) نے کھڑے ہو کر بول مبارک فرمایا۔

(جواب)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں دوامی عمل کا ثبوت ہے۔ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں دوامی عمل نہیں بلکہ وہ ایک ضرورت کے پیشِ نظر ہے اور شرعی قواعد کی رُو سے ضرورت کا عمل ضرورت تک محدود ہوتا ہے اور قابل عمل اور سنت وہی عمل ہے جو دائمی ہو۔

(نکتہ)

ام المومنین رضی اللہ عنہا کی روایت میں گھر میں دائی عمل کا ثبوت ہے اور یہ ایسا عمل ہے کہ اس میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت نہیں ہوتی جتنا گھر سے باہر ضرورت ہوتی ہے۔ تو جو عمل حضور نبی پاک (ﷺ) گھر میں احتیاط سے کر رہے ہیں اس کی گھر سے باہر کتنی احتیاط ہوگی۔ (فافہم)

(۲) بزاز اپنی مسند میں بسند صحیح بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ (ﷺ) فرماتے ہیں:

"ثلاث من الجفاء ان يبول الرجل قائما او يمسح جبهته قبل ان يفرغ من صلاته او ينفخ في سجوده"

تین باتیں جفا و بے ادبی سے ہیں یہ کہ آدمی کھڑے ہوکر پیشاب کرے یا نماز میں اپنی پیشانی سے (مثلاً مٹی یا پسینہ) پونچھے۔ یا سجدہ کرتے وقت (زمین پر مثلاً غبار صاف کرنے کو) پھونکے۔ تیسیر میں ہے رجالہ رجال الصحیح اس حدیث کے سب راوی ثقہ معتمد صحیح کے راوی ہیں، عمدۃ القاری میں ہے:

"رواہ البزاز بسند صحیح" اسے بزاز نے بسند صحیح روایت کیا۔

(فائدہ)

جس کام کو خود رسول اللہ (ﷺ) جفا اور بے ادبی بتا رہے ہیں پھر اس سے بڑھ کر بدقسمت کون ہے کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرکے ظالموں اور گستاخوں میں شامل ہوجائے کوئی مسلمان تو اس کی جرأت نہیں کرسکتا غیر مسلم کریں تو وہ پہلے بھی ظالم اور گستاخ و بے ادب ہیں۔

راوی "قال رآنی النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) فانا ابول قائما فقال یا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما بعد"

رسول (ﷺ) نے مجھے کھڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکھا فرمایا اے عمر! کھڑے ہوکر پیشاب نہ کرو۔ اُس دن سے میں نے کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہ کیا۔

(۴) ابن ماجہ و بیہقی جابر رضی اللہ سے راوی

"نہی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان یبول الرجل قائما"

رسول اللہ (ﷺ) نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

(سوال)

حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "اتی النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سباطۃ قوم فبال قائما" نبی (ﷺ) ایک گھورے پر تشریف لے گئے اور وہاں کھڑے ہوکر پیشاب فرمایا رواہ الشیخان، جب حضور اکرم (ﷺ) سے کھڑے ہوکر پیشاب کرنا ثابت ہے تو جواز میں کون سا شک ہے؟

(جواب)

اُم المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا ست منسوخ ہے۔ یہ امام ابوعوانہ نے اپنی صحیح اور ابن شاہین نے کتاب السنہ میں اختیار کیا۔

(فائدہ)

منسوخہ آیات واحادیث پر عمل کرنا ممنوع ہے۔ اسی لئے کھڑے ہوکر پیشاب کرنا احکامِ منسوخہ پر عمل کرنے والوں میں شمار ہوگا۔

(سوال)

فتح الباری اور عینی میں ہے کہ حدیث حذیفہ منسوخ نہیں؟

(جواب نمبر 1)

ان دونوں روایتوں میں کے تقدم وتاخر میں تو کسی کو شک نہیں ہوسکتا بلکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مشاہدہ تا وصال دائمی مشاہدہ ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا مشاہدہ صرف کسی ایک وقت کا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مشاہدہ دائمی ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مشاہدے سے مقدم بھی اور موخر بھی اور قاعدہ یہ ہے کہ شریعت میں حضور سرور عالم (ﷺ) کے وہ افعال مبارکہ قابل عمل ہیں جو آپ نے آخر میں کئے ہوں اور اسی کا نام نسخ ہے۔

(جواب نمبر 2)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نسخ کے لئے وہ روایت زیادہ موزوں ہے جس میں حضور (ﷺ) نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کو جفا فرمایا اور حضور (ﷺ) سے جفا کا تصورِ ظلمِ عظیم ہے اسی لئے آپ کا کھڑے ہوکر پیشاب تسلیم لیکن وہ حکم منسوخ ہوگیا۔

پیشاب کھڑے ہوکر کرنے کی وجوہ

(۱) اس وقت زانوئے مبارک میں زخم تھا بیٹھ نہ سکتے تھے یہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہوا حاکم ودار قطنی اُن سے راوی:

"ان النبی (ﷺ) بال قائما من جرح کان بما بضه"